الہلال

پندرہ روزہ

ٹورنٹو ۔ کینیڈا

قیمت: ۵۰ سینٹ

۱۵ رجب سنہ ۱۴۱۲ھ
۱۰ جنوری سنہ ۱۹۹۲ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد: ۱۱
شمارہ: ۲

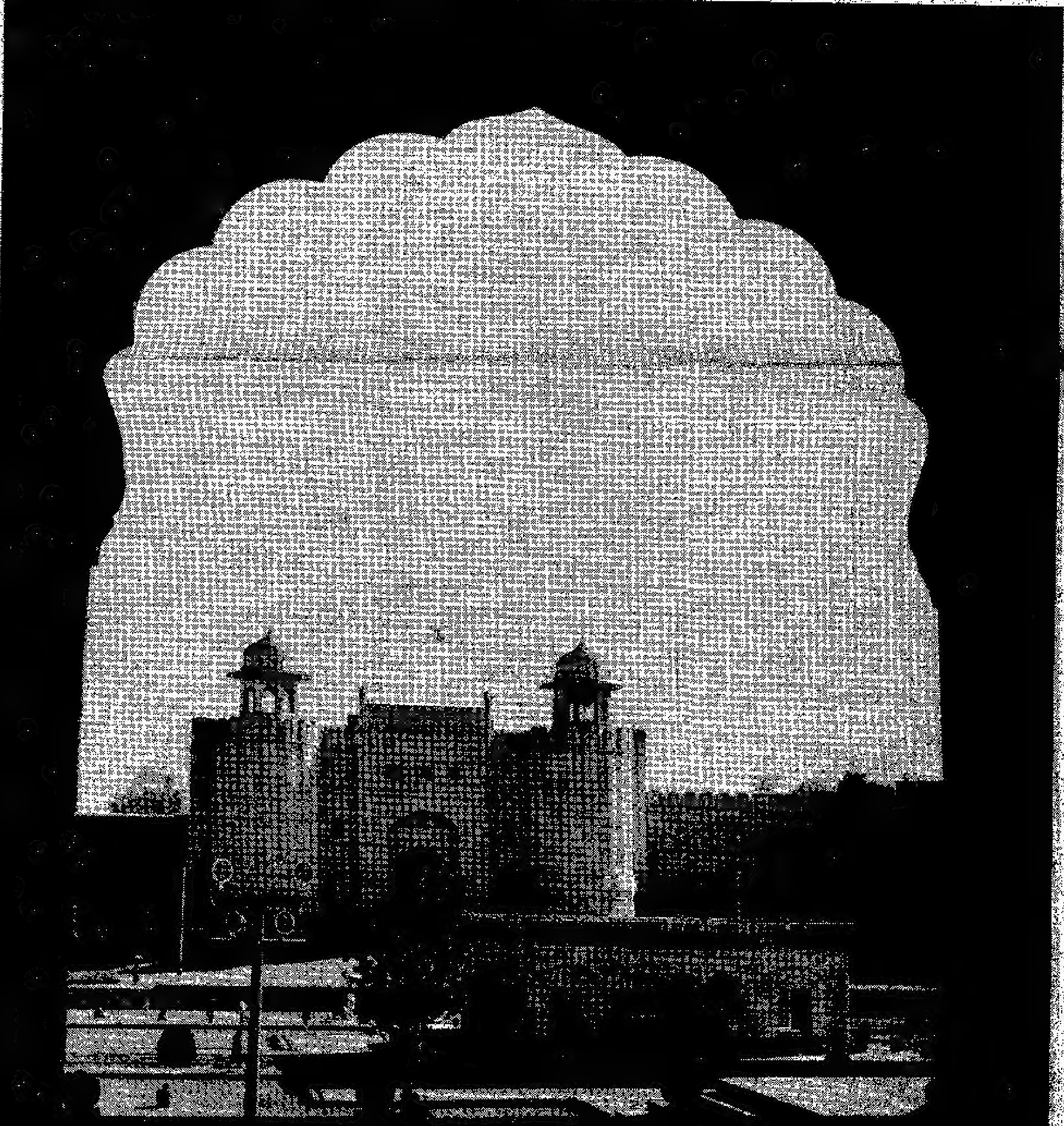

by Owais

انسان قرآن کی نظر میں

اسلام چاہتا ہے کہ ہر انسان خود کو اور اپنے مقام کو پہچانے

تحریر۔ سید مرتضیٰ مطہری شہید
ترجمہ۔ اشتیاق احمد بنگرافی

[illegible]

خودشناسی اور دنیا شناسی

انسان اپنا اور دنیا دونوں کا شعور رکھتا ہے بلکہ اپنی اور دنیا کی پہچان پر جتنی جاتا ہے اس کا امکان بھی رکھتا ہے۔ اس کی خوش حالی اور خوش اقبالی کا تقاضا ہے اسی شناخت کی کمی بیشی سے وابستہ ہے۔

[illegible]

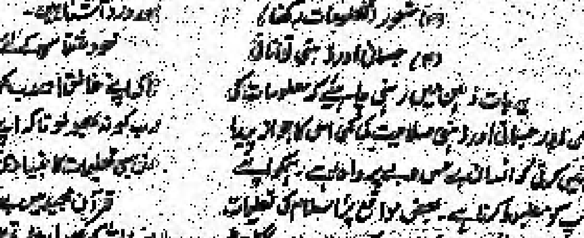

آپ دنیا میں کہیں بھی جانا چاہیں تو ہم
آپ کے سفر کے بہتر انتظامات کر سکتے ہیں

M&J TRAVEL
1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA. M5R 2A7
TEL. (416) 960-8348 — 960-8475

گذشتہ چار برس

رقومات کی ترسیل

[illegible]

پاکستان کشمیر میں

[illegible]

آزاد کشمیر کے چار

[illegible]

پاکستان نے یورپی

[illegible]

کراچی سیمنٹ

[illegible]

A Zabiha meat shop in Toronto

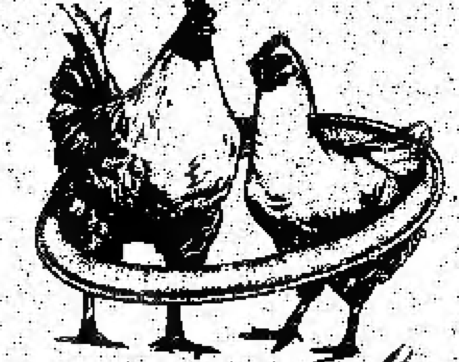

تازہ حلال گوشت ۔ تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری ۔ تازہ سبزیاں

SPICE TOWN

2210 DUNDAS STREET WEST

(Near Jami Mosque)

PHONE: (416) 532-8267

(Free Delivery)

گذشتہ چار برس میں غیر ممالک سے پاکستان بھیجی جانے والی رقومات میں دو گنا اضافہ ہوا

رقومات کی ترسیل کی مشکلات دور کرنے کے لئے اگلے ماہ ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے

لندن

پاکستان کشمیر میں کنٹرول لائن کو بین الاقوامی سرحد تسلیم کر لے

آزاد کشمیر کے چار جماعتی اتحاد کی طرف سے متوازی حکومت قائم کرنے کی دھمکی

۵ جولائی تک انتخابات کرا دئے جائیں ۔ جلسہ عام میں حکومت سے مطالبہ

راولپنڈی

سعودی عرب میں بھارتی لیبر کی تعداد

جدہ

پاکستان نے یورپی مشترکہ منڈی کا احتجاج مسترد کر دیا

مشترکہ منڈی کو حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے

اسلام آباد

کراچی سمیت ملک بھر میں اساتذہ کی مکمل ہڑتال

مطالبات منظور نہ ہوئے تو ۵ مئی سے غیر معینہ مدت کیلئے ہڑتال کی جائے گی

ملتان

Newsmagazine of the Islamic movement

Crescent

INTERNATIONAL

From Marrakesh to Indonesia, Muslims have been parcelled out into nation-States; for many Muslims, the cages of nationalism have become more sacrosanct than their commitment to Islam.

The *Crescent International* has set out to serve the global Islamic movement.

Some of the topics covered in May-16-31, 1982 issue:

•**Papal** and **American** multinational interests fix up Indonesian elections again •**Oil** glut fails to choke OPEC •**Muslim Brotherhood:** an insight into some current trends •**Bangladesh** ABC discovers own **Ayub Khan** •**Baluchis** demand to be treated as equals •A visiting journalist records his impression of **revolutionary Iran** •**Nigeria** arresting **Muslim** re-awakening •**Malaysian Muslim** resurgence falls victim to familiar control

RATES: $17.00 for one year $30 for two years

To subscribe, write to:
Crescent International

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario, Canada M2H 2P6
Phone: (416) 424-1989 or 493-4374 Telex: 06-986766 Tor. Crescent

Please enter my subscription for the *Crescent International* for one/two year(s).

Name: ....

Address: ....

Date: .... Phone: ....

پاکستان اور ایران سالانہ ۵ ارب روپے کی دو طرفہ تجارت کریں گے: غلام اسحٰق

مجلس شوریٰ کے چیئرمین کی تنخواہ ۱۴ ہزار روپے مقرر کر دی گئی

وفاقی گورنمنٹ کے ترمیمی حکم کا اطلاق یکم اپریل

ایران تیل کی تلاش کے لیے پاکستان کو آلات دے گا

کراچی اور ذاہدان کے درمیان ٹیلیفون چینل کھولے جائیں گے

بیگم اصغر خان پر پنجاب میں داخلہ پر پابندی ہے

حسنہ شیخ کی جائیداد ۲۵ مئی کو نیلام کر دی جائے گی

انکم ٹیکس کے بھاری واجبات کی وصولی کی ہر کوشش ناکام ہو گئی

ٹیکس انکوائری افسر نے کلفٹن کے پلاٹ کو نیلام کرنے کی ہدایت جاری کر دی

انقلاب کے بعد ایرانی خواتین قومی تعمیر نو میں بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں

آیت اللہ خمینی کے جانشین کا انتخاب کرنا قوم کا کام ہے: صدیقہ رجائی

صدیقہ رجائی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں

پاکستان آہستہ آہستہ بحریہ کو مضبوط بنا رہا ہے۔ وینکٹ رامن

کویتی شہزادے اور دو عربوں کو حشیش کی سمگلنگ کے الزام میں سزائیں

بنگلہ دیش کے تمام بہاریوں کو پاکستان لایا جائے

مجلس شوریٰ کے ۷۶ ارکان کا حکومت سے مطالبہ

بھارت فرانس سے سپر سانک ۲ قسم کے ۴۰ لڑاکا طیارے خریدے گا

۱۴ اسلامی حکومت سے تعاون ترک کرنے کا کوئی جواز نہیں

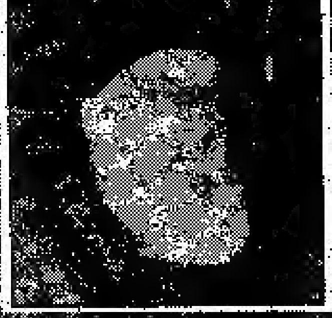

پاکستان مثالی اسلامی ریاست نہیں

مثالی ریاست میں خواتین اور غیر مسلموں کو مشاورتی یا قانون ساز ادارے کا رکن نہیں بنایا جا سکتا: ڈاکٹر اسرار

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFLAH GROCER
2783 Dundas St. West
Toronto. Tel.762-1633

شاہ کباب نہ ویکھے تے کی ویکھے؟

حلال گوشت سے تیار شدہ گرما گرم ذائقہ دار

لذیذ کباب۔ چکن تکہ اور

کڑاہی گوشت | پلاؤ | بریانی

اس کے علاوہ نفیس مٹھائیاں

MANZIL RESTAURANT
Sweets & Snacks
1431 GERRARD ST. EAST TORONTO, ONT.
Tel. 466-5824
KHALID BUKHARI & BROTHERS

پندرہ روزہ
البلاغ
ٹورنٹو کینیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ (القرآن)

امتناع کذب و افترا کی اتھارٹی کہاں ہے؟

سندھ کے سینیئر وزیر میر رسول بخش تالپور صاحب نے سرکٹ ہاؤس لاڑکانہ میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا ہے کہ اخبارات کے لیے سیاسی بیانات چھاپنے پر کوئی پابندی نہیں ہے نہ اس قسم کی ہدایات اخبارات کو جاری کی گئی ہیں۔ سیاستدانوں نے بیانات دینے سے ہی شاید گریز کر رکھا ہے یا پھر اخبارات نے خود ہی ان کے بیانات شائع کرنے سے احتراز شروع کر دیا ہے۔

یہ ایک ایسی حکومت کے صوبائی سینیئر وزیر کا معیار صداقت گوئی ہے جو شعائر اسلام کے احیاء، نظام اسلام کے نفاذ اور عدل و صداقت کے پرچم سربلند کرنے کی دعویدار ہے۔ اس حکومت کا ایک سینیئر وزیر ایک ایسا بیان دے رہا ہے کہ جس کی صداقت گھپ اندھیرے میں بھی مستور نہیں۔ یہ صریحاً غلط بیانی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ سیاستدانوں کے سیاسی بیانات، سیاسی خبریں اور سیاست دانوں سے متعلق سیاسی خبریں چھاپنے پر چند روز قبل ہی خاموشی سے پابندی عائد کی گئی ہے۔ مصلحتاً عوام الناس کی آگاہی کے لیے اس کا عام اعلان نہیں ہوا مگر اخبارات کو ان پابندیوں سے مطلع کر دیا گیا ہے اور اس پابندی سے متعلق ہدایات بذریعہ ٹیلیفون ہر اخبار کو دی گئی ہیں اور ان کی یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے۔

ہمیں تعجب ہے کہ اخبارات کو سیاسی خبروں پر پابندی سے متعلق سرکاری ہدایت کے اجراء کے بعد سندھ کے سینیئر وزیر نے ایسی غلط بیانی کس برتے پر کی ہے۔ جب حکومت کے ذمہ داروں کی صداقت گوئی کا یہ معیار ہوگا تو آخر اس ملک میں سچ کیوں کر پھل پھول سکے گا اور اسلام کیوں کر نافذ ہو سکے گا؟ کیا اس ملک میں ایسی کوئی اتھارٹی نہیں ہے کہ جو ذمہ داران با اختیار لوگوں کی غلطیوں کا نوٹس لے اور ان کا محاسبہ کر سکے۔ کوئی اتھارٹی ہے تو اس موقع پر اس کا اظہار کیوں نہیں ہو رہا؟

کفرانِ نعمت کیوں؟

یہ خوشخبری آ چکی ہے کہ قدرت نے پاکستان کو تیل کے معاملے میں ایک اور قابل ذکر کامیابی عطا کی ہے۔ ضلع بدین میں خاصخیلی آئل فیلڈ کے چار کنوؤں سے تیل نکالنے کے بعد امریکی فرم یونین ٹیکساس نے جو پانچواں کنواں کھودنا شروع کیا تھا اس سے بھاری مقدار میں تیل نکل آیا ہے۔ امریکی فرم کے ایک نمائندے کے مطابق کنواں نمبر ۵ پچھلے کنوؤں سے بہت زیادہ بہتر ہے کیونکہ پانچویں کنوئیں سے فوری طور پر ۲ ہزار بیرل یومیہ کے نام سے تیل نکلنے لگے گا۔ پانچویں کنوئیں کی تکمیل کے بعد مزید کنوئیں کھودنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

یہ مقام شکر ہے کہ اللہ نے پاکستان کو تیل سے نوازنا شروع کر دیا ہے۔ یہ نوازشیں یونہی جاری رہیں تو چند سالوں کے اندر اندر پاکستان کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ دوسرے مسلم ممالک کے مقابلے میں پاکستان کا امتیاز یہ ہوگا کہ پاکستان تیل کے ساتھ افرادی، تکنیکی اور ذہنی وسائل سے بھی مالا مال ہے چنانچہ توقع یہ ہے کہ پاکستان اپنے ان وسائل سے عرب اور دوسرے ایسے مسلم ممالک کے مقابلے میں زیادہ بہتر فائدہ اٹھا سکے گا کہ جہاں تیل پیدا کیا جاتا ہے اور خام حالت میں ہی دوسرے ملکوں کو فروخت کر کے رقم کھری کر لی جاتی ہے اور پھر اس رقم کو محلات کی تعمیر میں کھپا دیا جاتا ہے یا بیرونی ممالک کے بینکوں کی تجوریاں بھری جاتی ہیں۔

مگر پاکستان میں تیل کی دریافت کے بعد کا ایک پہلو تشویش ناک ہے اور اس پہلو کا اظہار اس سوال سے ہوتا ہے کہ اللہ نے پاکستان کو تیل کی دولت سے تو نوازا مگر اہل پاکستان کو اللہ کی اس سرفرازی سے کیا ملا؟ تیل کی مسلسل گرانی اور بسوں، ٹرینوں، ہوائی جہازوں کے کرایوں میں تیل کے نام پر مسلسل اضافہ۔ حکومت کو تشویش ظاہر کر کے اس پہلو پر توجہ دینی چاہیئے۔ اللہ کی طرف سے تیل کی نعمت غیر مترقبہ سے یوں نوازے جانے کے بعد خلق خدا کا اس کی برکتوں سے محروم رہنا اور اس ضمن میں اس کی مشکلات میں مسلسل اضافہ ہوتے چلے جانا گویا اللہ کی ناشکر گزاری اور کفران نعمت ہے جس کی پوری ذمہ داری حکومت پر آتی ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں کہ جب باہر کھلی منڈی میں بھی تیل کی قیمتیں گر رہی ہوں اور اندرون ملک بھی تیل کے چشمے آئے روز پھوٹ رہے ہوں، بسوں کے کرایوں میں اضافہ بڑی شرمناک اور اذیت ناک حقیقت ہے۔ ہم حکومت پنجاب سے مطالبہ کریں گے کہ بسوں کے کرایوں میں حال ہی میں کیا جانے والا اضافہ واپس لیا جائے۔

روزنامہ جسارت کراچی

تھکا ہوا ساربان

طاہر مسعود

گو ہلنے کی تباہ کن مصروفیت سے ہمیں الامان... ساحل سمندر پر لا پھینکا۔ ساحل نگاروں کی طرح اگر منظرکشی کی جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ جب ساحل پر شام کے سلسلے لرز رہے تھے اور سمندر نہایت کاہلی سے دھیرے دھیرے بہہ رہا تھا۔ ساحل کی گیلی ریت پر ایک ساربان ... ڈھلتی ہوئی تھکاوٹ ... اونٹ کی بے ڈھنگی پشت پر بیٹھے بچے سوار تھے۔ ... بچوں کی کوششیں ... زندگی ... ساحل پر شوقین مزاج ... فوٹوگرافر ... آ گیا۔ "صاحب! فوٹو؟"

"شام ہو گئی ہے تصویر اچھی نہیں آئے گی۔"

"بالکل آئے گی۔ آپ آ کر تو دیکھیں۔"

میں نے اپنے دوست کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا: "چھوڑو بھی۔ کیا فائدہ؟" "نہیں بھئی جیسی تصویر وغیرہ نہیں بنوانی۔"

"بنوا لیں صرف یادگار تصویر ہوگی۔"

"پھر بھی ہمیں نہیں بنوانی۔"

"اچھا تو یوں کہیں کہ جیب میں پیسے نہیں ہیں۔"

"زیادہ باتیں نہ بناؤ اپنا راستہ لو۔" فوٹوگرافر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔ سمندر میں اتنا پانی کیوں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"سمندر میں پانی اس لئے ہے کہ اگر پانی نہ ہوتا تو پھر سمندر بیابان بن جاتا۔ جیسا کہ مرزا غالب نے کہا ہے۔"

"سمندر بڑا ہے یا مرزا غالب بڑے ہیں؟"

"جسامت کے اعتبار سے تو سمندر ہی بڑا ہے۔"

"میرا مطلب ہے مرزا کے دیوان اور بحیرۂ عرب میں زیادہ اہم کون ہے؟"

"بحیرۂ عرب!"

"وہ کیسے؟"

"بحیرۂ عرب ہی اگر ہمارے تجارتی بیڑے چلیں تو میں ایشیا کا اوناسس بن سکتا ہوں لیکن مرزا کا دیوان پڑھ کر زیادہ سے زیادہ فلیفہ عبدالحکیم بن جاؤں گا اور بس۔"

"اوناسس کی دولت ختم ہو جائے گی لیکن خلیفہ عبدالحکیم کی کتابیں باقی رہیں گی؟"

"میرا خیال ہے آپ کا اوناسس کی دولت ... ہے کہ اس کی کئی پشتیں آرام سے بیٹھ کر کھائیں گی۔"

"پھر کیا یہ مادہ پرستانہ سوچ ہے؟"

"تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟"

"آدمی کو مادہ پرست نہیں ہونا چاہیے۔"

"پھر کیا ہونا چاہیے؟"

"ایک اچھا انسان جو روحانی اقدار پر یقین رکھتا ہو۔"

"یہ روحانی اقدار کیا ہوتی ہیں؟"

"مرزا غالب کے دیوان کو تجارتی بیڑے پر ترجیح دینا روحانی قدر ہے۔"

"اس سائنسی دور میں روحانی اقدار کا تذکرہ کرو تو سمجھا جاتا ہے ...؟"

"یہ استحصالی ہتھکنڈہ نہیں ... اب پوری دنیا روحانی اقدار کی تلاش میں ہے۔"

وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ "یار۔ ہم مشرق کے لوگ کتنے مغالطے کا شکار رہتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مغرب سائنس کی وجہ سے غضب کی ترقی کر رہا ہے اور ہم خواہ مخواہ روحانی اقدار کا ڈھول پیٹے جا رہے ہیں۔"

"لیکن یورپ میں ہپی ازم کی تحریک ... بڑی کرشنا ... ہرے رام ..."

"یہ زیادہ سے زیادہ تبدیلی کی خواہش ہے اور بس!"

"لیکن تبدیلی کی خواہش کیوں ہے؟"

"اسے چھوڑو، ہم تو مشرق کے لوگ ہیں۔ مذہب اور اخلاقیات پر یقین رکھنے والے، بڑے روحانی قسم کے۔ سوال یہ ہے کہ ہم اپنے حالات سے رنجیدہ کیوں ہیں اور ہم کیوں تبدیلی چاہتے ہیں؟"

"اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اب بھی مغرب کو تسلط سمجھتے ہیں اور اس سے نکلنا چاہتے ہیں۔ آزاد ہو کر بھی غلام ہیں۔"

"لیکن آزاد ہونے کے باوجود ہم آزاد کیوں نہیں ہو پاتے؟"

"شاید اس لئے کہ ہم آدھے مشرقی ہیں اور آدھے مغربی؟"

"ہم پورے مشرقی کیوں نہیں ہو جاتے؟"

"پورا مشرقی ہو جانا ہمارے اختیار سے باہر ہے۔"

"تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے؟"

"حالت جنگ میں اگر جنگ کرنا چاہیئے؟"

"لیکن کس کے خلاف؟"

"مغرب کے خلاف۔"

"لیکن مغرب کہاں ہے؟ کیا ہمیں مغرب میں جا کر ان کے خلاف لڑنا چاہیئے؟"

"جی نہیں، ہمیں اپنے خلاف جنگ کرنا چاہیئے کیونکہ مغرب ہمارے اندر چھپ گیا ہے۔"

"یاد ہے کیا قصہ حسن عسکری اور سلیم احمد والے بحث چھڑی۔"

"یہ بڑی اہم بحث ہے!"

"لیکن اس بحث کا فائدہ؟"

"کسی بحث کا کوئی فائدہ نہیں اگر ہم سوچ بچار نہ کریں۔"

"سوچ بچار کر کے کیا ہوگا؟"

"کیا ہوگا؟" "کیا ہوگا؟" وہ تھکی ہوئی ... سوال تھا ... چاہیے ... کا فائدہ ... ذہنی ...

میاں عبدالرشید

نور بصیرت

فرہادی گروہ

ممتاز مسعود لکھتے ہیں:

یہ لوگ بھی عجیب ہیں۔ انہیں اس بات سے ہرگز کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ یاد رکھے جائیں گے یا بھلا دیے جائیں گے۔ غرض ہے تو صرف یہ کہ اسی بےڈھب دنیا کو کیونکر کسی ڈھب پر لایا جا سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے ہر شخص نے دنیا کو جس حال میں پایا اس سے بہتر حال میں چھوڑا۔ اور یہی بات انہیں عام آدمی سے ممتاز کرتی ہے۔ یہ لوگ فرہاد کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی ساری عمر پہاڑ کھودنے اور نہر نکالنے میں گزر جاتی ہے۔ اس نفسا نفسی کی دنیا میں جہاں ہر شخص صرف اپنے لیے زندہ ہے۔ یہ فرہادی گروہ دوسروں کے لیے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ لوگ دنیا بھر کی مصیبتیں نقد حیات کے عوض خرید لیتے ہیں اور پھر بھی اس سودے میں انہیں خسارہ نہیں ہوتا۔ یہ گروہ نہ ہوتا تو دنیا غیر آباد ہوتی۔

افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک شخص زندگی کے معنی تلاش کر رہا تھا۔ وہ اس فکر میں غرق تھا کہ زندگی کو کیونکر ایک حقیر مجبوری سے ایک بیش بہا لذت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ بالآخر ایک جملے نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا کہ زندگی ایک عطیہ ہے جس کا کم از کم حق ادا کرنے کی واحد صورت یہ ہے کہ دوسروں کو اس میں حصہ دار بنا لیا جائے۔

اہل شہادت اور اہل احسان میں فرق صرف اتنا ہے کہ شہید دوسروں کے لیے جان دیتا ہے اور محسن دوسروں کے لیے زندہ رہتا ہے۔ ایک کا صدقہ جان ہے اور دوسرے کا تحفہ زندگی۔ ایک سے ملک وجود میں آتا ہے اور دوسرے سے اس وجود کو توانائی ملتی ہے۔ جس سرحد کو اہل شہادت میسر آ گئے وہ مٹ جاتی ہے۔ جس آبادی میں اہل احسان نہ ہوں، اسے خانہ جنگی اور بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا گروہ بھی ہے جنہیں تخلیق حسن پر مامور کیا جاتا ہے۔ اگر ان کی تخلیق میں حسن ہوتا ہے تو خود ان کی اپنی ذات میں بھی ایک حسن ہوتا ہے۔ جسے حسن سیرت کہتے ہیں۔

آپ کے خطوط

ریشکو ایکسپورٹ آخر کب تک؟

محترم ایڈیٹر۔ السلام علیکم

۱۵ اپریل کے البلاغ میں ریشکو ایکسپورٹ ہاؤس کے وضاحتی خط کو پڑھ کر ہمارے اس احساس کو تقویت ملی ہے کہ یہ کمپنی مسلسل غلط بیانی کو فروغ دے رہی ہے۔ ہم نے جون ۱۹۸۰ میں جو آرڈر بک کیا اور جس کی ترسیل کی ذمہ داری آٹھ دس ہفتے میں مکمل کرنے کا وعدہ متعلقہ کمپنی نے کیا تھا وہ اب دو برس ہونے کو آئے ہیں لیکن اب تک یہ کام تکمیل کو نہیں پہنچ سکا۔ کچھ سامان جو انہوں نے دیا ہے اس میں سے بعض کی شیشہ ٹوٹی ہوئی ہے تو بعض چیزیں بھی بری طرح ٹوٹی ہیں۔ عجب چیز ہے ... چاہیے تھا لیکن انہوں نے ۱۹۰۰ روپے وصول کر کے بقیہ رقم کی رسید بھی نہیں دی۔ ان کی جوابی ہے کہ گودام میں ... پڑے رہنے والے سامان کے اخراجات بھی ہم نے ادا کیے۔ ہم نے جون ۸۱ میں ریشکو ایکسپورٹ کے ... کو ... آگاہ کیا لیکن آج تک جواب سے محروم ہیں۔

اپنے اخراجات پر ... کئے لیکن ... ان کے ... سے بار بار رابطہ قائم کیا لیکن کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ اب اخبار کے ذریعے ان کو کچھ احساس ہوا ہے تو براہ کرم اب اخبار کے ذریعے ہی بتا دیں کہ دو سال پہلے کے آرڈر کی تکمیل کے لیے ریشکو والوں کو مزید کتنا عرصہ درکار ہوگا؟

م۔ ع۔ خواجہ

تازہ بہ تازہ - نو بہ نو

مواصلات کی شاعری

جنگ شاعر قیوم نظر آجکل ایک خاص قسم کی شاعری سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ لاہور کے ایک اخبار میں ان کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کا عنوان "آدمی بسیں" ہے۔ یہ نظم آجکل لاہور کے ادبی حلقوں میں موضوع گفتگو بنی ہوئی ہے۔ اس نظم کے ابتدائی دو بند یہ ہیں۔

سڑکوں پہ جب چلیں
اڈوں پہ جب رکیں
کیسی بھلی لگیں
یہ آدمی بسیں

پہلے ہیں ابھی نئی
دو دستی لہ گئی!
حکمت میں سرمئی
یہ آدمی بسیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ایک علامتی نظم ہے جس میں موجودہ سیاسی حالات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ آدمی بسیں بیک وقت حرکت اور سکون کا استعارہ ہیں اور آجکل ہماری سیاست کا بھی یہی حال ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نظم تو لاہور میں کہی گئی ہے لیکن اس کا تعلق کراچی سے ہے۔ وہ اس طرح کہ پچھلے دنوں کراچی پورٹ ٹرسٹ کے سربراہ شفیق الرحمٰن نے اعلان کیا تھا کہ اردو زبان میں مواصلات کے موضوع پر لکھی جانے والی بہترین کتاب کو پندرہ ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ قیوم نظر نے یہ اعلان سنتے ہی مواصلات کے موضوع پر نظموں کا ایک مجموعہ شائع کرنے کا ایک منصوبہ بنا لیا۔ زیر بحث نظم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

سالگرہ پر سلسلۂ مطبوعات

کلکرہ جہاں شمک نے ولادت کی قومی نام سے عنوان سے فیض احمد فیض کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر جو فروری میں منائی گئی مضامین نظم و نثر کا ایک مجموعہ بعنوان تمام شائع کیا ہے۔ اس مجموعے میں فیض کی شخصیت اور فن پران کے احباب اور نقادوں کے مضامین دلچسپ شامل کئے گئے ہیں۔ انتساب مرزا ظفرالحسن کے نام ہے واضح رہے کہ مرزا ظفرالحسن نے فیض کی ۷۰ ویں سالگرہ کے موقع پر گزشتہ سال فیض کے مقدموں اور دیباچوں کا تجزیاتی مطالعہ "قرض دوستاں" کے نام سے شائع کیا تھا۔ خیال ہے کہ فیض کی ہر سالگرہ پر اب کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور شائع ہوتی رہے گی۔

جاپان میں اردو

لاہور کی میونسپل حدود کے شاعر اور نقاد نعیم کاشمیری جاپانیوں کو اردو پڑھانے کے لئے چپکے سے جاپان چلے گئے ہیں۔ ان کی روانگی کا صرف مخصوص احباب کو علم تھا۔ ان احباب نے تبسم کے جاپان جانے پر خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ خوشی اس بات کی کہ وہ جاپان میں اردو کی ترویج کے لئے کام کریں گے اور غم اس بات کا کہ چند سال بعد پھر لاہور واپس آجائیں گے۔

جدید اردو افسانہ

شہزاد منظر کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ "جدید اردو افسانہ" جو تین سال سے شائع ہو رہا تھا۔ بالآخر شائع ہو گیا ہے۔ اس میں قیام پاکستان کے بعد کے اردو افسانے کے رجحانات اور افسانہ نگاروں کے فن کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

علامہ اقبال کا یوم ولادت منایا جائے گا: راجہ ظفر

اسلام آباد ——— (پ پ پ) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات راجہ محمد ظفرالحق نے کہا ہے کہ اس سال علامہ اقبال کا یوم ولادت ۹ نومبر کو شایان شان طور پر منایا جائے گا انھوں نے بتایا کہ علامہ اقبال تصور پاکستان کے خالق اور عالم اسلام کے عظیم مفکر تھے ایک طویل تحقیق کے بعد حکومت نے علامہ اقبال کا یوم ولادت ۹ نومبر مقرر کیا تھا۔ لیکن گزشتہ برس عاشورہ کی وجہ سے ۹ نومبر کو یوم ولادت قومی سطح پر نہیں منایا جا سکا انھوں نے کہا کہ حکومت یوم ولادت منانے میں دلچسپی رکھتی ہے۔ ان کے اعلان سے اس سال حکومت کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔

ہندی زبان اردو جیسی ترقی یافتہ زبان سے استفادہ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

اسلام آباد ——— جسارت کے مطابق

ادیب محقق اور نقاد ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے کہا ہے کہ ہندی اور اردو کا رشتہ مشترک ہے تاہم ایک دہشت معاشرے میں جنونیوں کے باقی ماندہ اثرات ابھی تک اردو کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے ان خیالات کا اظہار علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے دورے کے دوران کیا انھوں نے کہا کہ ہندی زبان اردو جیسی ترقی یافتہ زبان سے استفادہ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ دونوں زبانیں ایک دوسرے کے لئے ناگزیر ہیں انھوں نے کہا کہ بھارت میں ہندی کی بجائے اردو کو مقبولیت حاصل ہے .... علامہ اقبال کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے کہا کہ اقبال کی شخصیت .... اقبال کا پیغام آفاقی ہے ....

یہ تصویر جو ہمارے کالم کے ساتھ شائع ہو رہی ہے اسلام آباد کے ادبی ڈائجسٹ "ملت" میں چھپی تھی۔ اس کے بارے میں شاہین فرخ نے "اخبار خواتین" میں لکھا ہے۔۔

"ایک ترو تازہ اور ادبی جریدے میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے جو آج کل افتخار عارف کے بریف کیس میں رہتا ہے۔ وہ اسے اپنے دوستوں کو دکھا کر پوچھتے ہیں۔ "دیکھو کیا زبردست تصویر ہے۔ مستقبل کا بڑا شاعر دور حاضر کے بڑے شاعر کے ساتھ کھڑا ہے"۔ شاہین فرخ نے یہ نہیں بتایا کہ ان دونوں میں سے کس شاعر کا تعلق مستقبل سے ہے اور کس کا دور حاضر سے۔ بعض لوگوں نے ہم سے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کہا ہے ہم سے اپنا ہی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا دوسروں کے مسئلے کیا حل کریں گے۔ البتہ یہ قیاس آرائی کر سکتے ہیں کہ تصویر میں بڑا شاعر تو ایک ہی ہے جو دور حاضر اور مستقبل دونوں پر چھایا ہوا ہے۔ فیض احمد فیض تو یوں ہی تصویر کھنچوانے کے شوق میں مبتلا رہتے ہیں۔ معلوم نہیں فیض صاحب کو چھوٹے لوگوں کے ساتھ تصویر کھنچوانے کا اتنا شوق کیوں ہے؟۔

اور شاہین فرخ کی جس بات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ انھوں نے افتخار عارف کے ایک انٹرویو میں لکھی ہے یہ انٹرویو خواتین کے ایک رسالے میں شائع ہوا۔ حالانکہ اس میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو صرف عورتوں تک محدود نہیں رہنی چاہئیں۔ اس قسم کی چند باتیں آپ بھی سنیے:

"لندن میں اور بھی نامور لوگ بستے ہیں لیکن لندن یا کراچی آنے یا کراچی سے لندن روانگی کی خبریں صرف افتخار عارف اور نازیہ حسن کی چھپتی ہیں؟"

محترمہ شاہین فرخ نے یہ نہیں بتایا کہ نازیہ حسن کی خبریں کون چھپواتا ہے۔

"میں ابھی تیس برس کا تھا کہ سارے مشرقی اور مغربی پاکستان میں پہچانا جاتا تھا۔ ریڈیو کے حوالے سے اور اب شاعری کے حوالے سے ہندوستان، پاکستان اور دوسرے ملکوں میں تھوڑی بہت پہچان بن گئی ہے"۔ تھوڑی بہت نہیں بہت زیادہ کہیے کہ اردو شاعری کا برصغیر آپ ہی سے منسوب ہے۔

"جس زمانے میں، میں چھوٹی بڑی بحروں کے لئے شعر لکھا کرتا تھا سلیم احمد نے مجھے عاجز و محدود مالی شاعری کی عزلیت سے نجات دلائی"۔ جارگر بڑی چیز ہوتی ہے سلیم احمد کے بارے میں تو سنا ہے کہ وہ مردہ شاعری کو بھی نجات دلا دیتے ہیں۔

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر اور جوش ملیح آبادی

ملی مسلمان، خدا پرست کافر

ہندوستان کے ممتاز دانشور کنور مہندر سنگھ بیدی اردو شعر و ادب سے گہری وابستگی کی بنا پر برصغیر پاک و ہند میں جانی پہچانی اور محترم شخصیت ہیں وہ ایک اچھے ادیب ہونے کے علاوہ پر گو شاعر بھی ہیں لیکن یہ بات کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ وہ اردو کے شعر و ادب اور جادو بیان مقرر ہونے کے علاوہ مذہب پسندی اور خدا پرستی کے بھی سختی سے قائل ہیں۔ بیدی صاحب گرونانک کے سچے ماننے والے ہیں اس لئے حضرت پیغمبر اسلام کی انسانی و اخلاقی اقدار کا احترام ان میں بطور خاص پایا جاتا ہے۔

بیدی صاحب اپنے معتقدات اسلام اور مذہب سے اپنی وابستگی میں اتنے پختہ ہیں کہ انھوں نے گزشتہ دنوں جوش ملیح آبادی مرحوم کے انتقال کے بعد اپنے قدیم مخلصانہ تعلقات کے پیش نظر جو تعزیتی مضمون لکھا ہے اس میں بھی ان کی یہ خصوصیات اور جذبات صاف نظر آتے ہیں۔ اس مضمون میں جو ایک ایسے شخص کے انتقال پر لکھا گیا ہے جس نے خدا رسول اور شعائر دین اور دینی اقدار کا کبھی احترام نہیں کیا مذہب پسندی اور خدا پرستی کی گہری چھاپ لگی ہوئی ہے۔

کنور مہندر سنگھ بیدی کے اس مضمون پر بکھرے گئے جیسے حسن وقت نے جو ادا لکھا ہے اور اس میں سے جو اقتباسات پیش کئے ہیں ہم انہیں اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں۔ ایک ملی مسلمان اور ایک خدا پرست غیر مسلم کے درمیان جو اتفاقات باہم رہے ذاتی تعلقات کے دفتر میں بھی منفرد تھے یہ جانے بے حد دلچسپ بھی ہے اور بصیرت افروز بھی۔ (ادارہ)

کنور مہندر سنگھ بیدی اردو کے نامور اور شاعر اردو زبان سے عشق رکھتے ہیں اور اردو کے ادیبوں اور شاعروں سے ان کے گہرے روابط ہیں جوش ملیح آبادی کی وفات کے بعد ان کا ایک مفصل تعزیتی مضمون بعض اخبارات میں قسط وار شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے اس بڑے شاعر کی زندگی کے مختلف چشم دید واقعات لکھے ہیں اور ان کے بارے میں اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ مضمون کسی کٹر مسلمان کے قلم سے نہیں ایک غیر مسلم سکھ کے قلم سے جوش کی شاعری کا بعد مداح بلکہ پرستار رہا ہے۔ اس مضمون کے چند اقتباسات:

۱۔ "میں جوش ملیح آبادی کے تمام عمر یار رہا اور فضل کی مذمت کی وہ خود سرمایہ کی ہوس میں پاکستان منتقل ہو گئے تھے خود جوش صاحب سے کئی بار کہا کہ اگر آپ منکر خدا نہ ہوتے تو پاکستان جانے سے میں آپ کو روکنے کی کوشش بھی نہ کرتا۔ مگر آپ خدا کی ذات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اب آپ ہی بتائیے کسی خالص اسلامی ملک میں ایک ملحد کا گزر کیسے ہو سکے گا۔ اس بات کا جوش صاحب کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔"

۲۔ "جہاں تک جوش صاحب کے ایک عظیم شاعر ہونے کا سوال ہے اس میں کسی دوسری رائے کی گنجائش نہیں۔ لیکن ان کا عقیدہ ان کی شاعری اور شہرت پر اثر انداز ہوا ہے۔ اگر جوش صاحب خدا پرست ہوتے تو وہ علامہ اقبال کی طرح قابل پرستش شاعر کہلاتے"

۳۔ "میرا خیال ہے میں اس غیر مسلم خدا پرست نے جوش صاحب کو تبلیغ کرنا چاہی تھی۔ لیکن اس آخری ملاقات میں جو اسلام آباد میں ۱۹۸۱ء میں ہوئی۔ جوش کی صحت اس درجہ گر چکی تھی کہ اس سلسلے کی تبلیغی گفتگو نہ ہو سکی۔

"میں بالائی منزل پر لے جایا گیا۔ جوش صاحب نے مجھے دیکھ کر اٹھنے کی کوشش بھی کی لیکن اٹھ نہ سکے۔ جب میں قریب آیا تو مجھ سے لپٹ گئے اور رونے لگے۔ پھر بھی بے تحاشا رو پڑا ...... کچھ دیر بعد میں نے ان سے گفتگو کرنا چاہی تو سجاد (جوش صاحب کے فرزند) کہنے لگے کہ جوش صاحب اس قدر گراں گوش ہو گئے ہیں کہ آواز لگانے کے باوجود بہت کم سنتے ہیں۔ میں نے مزاج پرسی کرنی چاہی لیکن کوئی جواب نہ دے سکے ...... میں یہ ارادہ کر کے گیا تھا کہ جوش صاحب سے التجا کروں گا کہ آپ خدا کی ذات کو تسلیم کرنے سے انکار نہ کیجئے۔ اور اگر مجھ سے ناکر دنیا پر ظاہر ہو سکے کہ آپ ملحد نہ تھے اور نہ ہیں۔ مگر افسوس کہ جوش صاحب اس قابل نہ تھے کہ ...... کچھ کہہ سکتے۔ میں دل تھام کر رہ گیا۔"

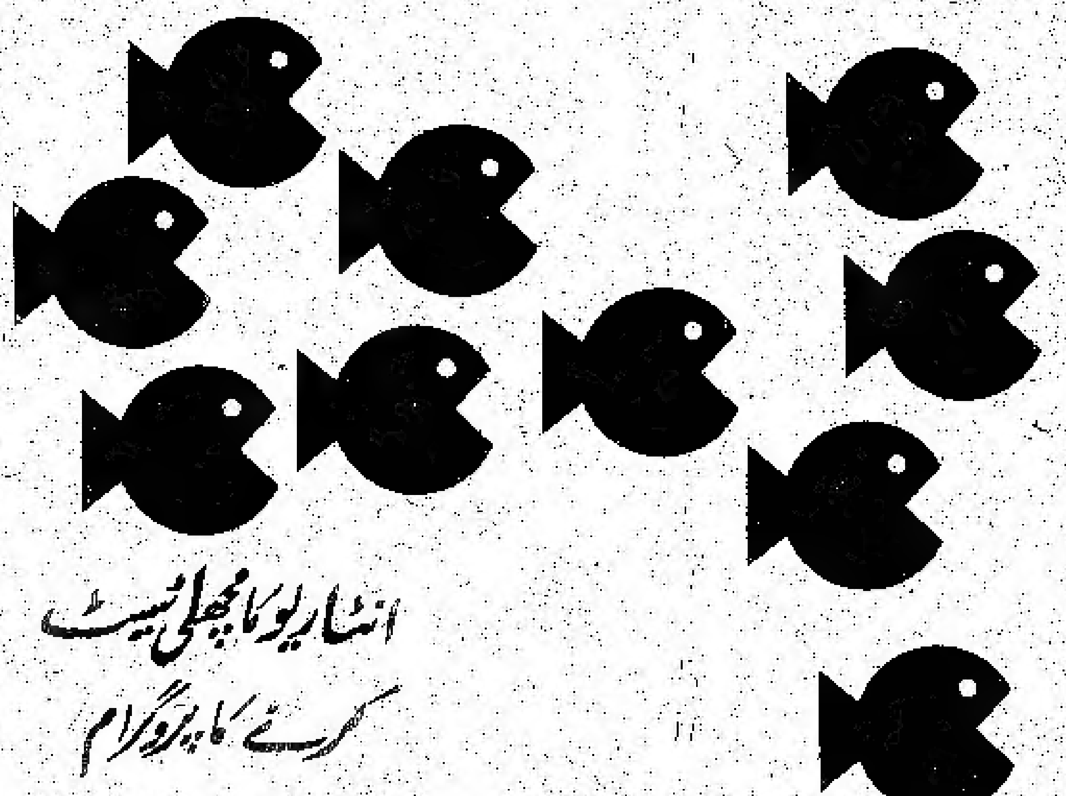

انٹاریو کا مچھلی ٹیسٹ
کرنے کا پروگرام

انٹاریو ماہی گیری کیلئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ انٹاریو گورنمنٹ باقاعدہ تحقیق اور ٹسٹ کے ذریعے اپنے اس قیمتی سرمایہ کی نگہداشت کرتی ہے۔ ان دنوں انٹاریو کی ۱۱۵۲ جھیلوں کو ٹسٹ کیا جا رہا ہے ان ٹسٹوں کے نتائج ایک راہنما کتاب کی صورت میں شائع کئے گئے ہیں

شمالی انٹاریو کی سپیریئر اور ہیورن جھیل اور جنوبی انٹاریو اور گریٹ جھیل کی مچھلی کو کھانے کے بارے میں ہدایات

اب ۱۹۸۲ کے نتائج دستیاب ہیں

اپنی کاپی درج ذیل دفاتر سے حاصل کریں

THE ONTARIO MINISTRY OF THE ENVIRONMENT
THE ONTARIO MINISTRY OF NATURAL RESOURCES
THE ONTARIO MINISTRY OF NORTHERN AFFAIRS

Copies are also available in vacation area Brewers' Retail Stores and LCBO Stores in June.

Ministry of the Environment
Hon. Keith C. Norton, Q.C., Minister

Ontario

Ministry of Natural Resources
Hon. Alan W. Pope, Minister

نعت لکھنا نہایت مشکل کام ہے!
حفیظ تائب

ممتاز نعت گو شاعر سے تحسین فراقی کی گفتگو

سوال:- حفیظ صاحب اپنے ابتدائی کوائف اور حالات سے آگاہ فرمائیے؟

جواب:- والد صاحب کا نام حاجی چراغ دین منہاس، آبائی گاؤں احمد نگر ضلع گوجرانوالہ اور تاریخ پیدائش ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء ہے۔ گاؤں کا ذکر ایک نعت کے مطلع میں بھی آ نکلا ہے۔

خوش ہوں کہ میری خاک ہی احمد نگر کی ہے
پھر پر نظر اک سے شہ بحر و بر کی ہے

والد صاحب کا پیشہ فوجی رہا مگر ریٹائرمنٹ کے بعد تا دم آخر اپنی زمینوں پر کاشتکاری کرتے رہے۔ وہ سلسلہ قادریہ میں بیعت ہیں اور گزشتہ چالیس برس سے رشد و ہدایت، درس و تدریس اور امامت و خطابت کے فرائض بھی سبیل اللہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ابتدائی تعلیم زیادہ تر اپنے گاؤں میں پائی۔ میٹرک سینڈ ہائی اسکول گجرات سے کیا اور ایف ایس سی تک تعلیم زمیندار کالج گجرات میں حاصل کی۔ بی اے اور ایم اے کے امتحانات پرائیویٹ طور پر دیے۔ زندگی کا ابتدائی حصہ تیس سال محکمہ برقیات اور واپڈا کی نذر کیے۔ ۱۹۷۶ء سے شعبہ پنجابی پنجاب یونیورسٹی سے منسلک ہوا جہاں پہلے پارٹ ٹائم استاد کے طور پر کام کیا اور فروری ۱۹۷۹ء سے باقاعدہ استاد مقرر ہوا۔

سوال:- آپ نے نعتیں بھی کہیں اور غزلیں بھی، کس صنف کا آغاز پہلے ہوا یا دونوں ساتھ ساتھ شروع ہوئیں؟

جواب:- الحمد للہ میں نے شاعری کا آغاز نعت ہی سے کیا۔ کالج کے زمانے سے لے کر کئی سال تک ساتھ ساتھ غزلیں بھی کہیں ...

تحقیق کی ضرورت نہیں کہ نعتیہ شاعری کو باقاعدہ ادبیات کا درجہ ملے بائیس سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔

سوال:- آپ کے نزدیک قدیم نعت اور جدید نعت گوئی کے شعور میں کوئی فرق نظر آتا ہے؟

جواب:- مولانا حالی سے پہلے نعت حصول سعادت اور تسکین خاطر کا ذریعہ بھی تھی اور رسا اپنی جگہ پر ایک اہم مقصد تھا۔ مشہور نعت گو اور عالم دین مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا کہنا ہے کہ جب سرکار اقدس کی یاد تڑپاتی ہے میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں، ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں۔ ... اس دور کی نعت میں نمایاں رسالت مآب کے جمال ظاہری کا بیان زیادہ نظر آتا ہے۔ مولانا حالی، علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی خاں کے افکار کی روشنی میں عہد حاضر کے نعت نگاروں کے سامنے نعت گوئی کے کچھ نئے امکانات بھی سامنے آئے، مثلاً
۱۔ نعت کے ذریعے باطل نظریات کا رد اور اسلامی اقدار کی تائید و فروغ کا کام بھی لیا جا سکتا ہے، جیسا کہ عہد رسالت میں ہوا۔

سوال:- نعت گوئی کے بارے میں ایک عام تاثر ہے کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ اس میں کس حد تک صداقت ہے۔ یہ بھی بتائیے کہ آپ کے نزدیک کامیاب نعت کے لوازم کیا ہو سکتے ہیں؟

جواب:- یہ تاثر بالکل بجا ہے اور اسے عام کرنا چاہیے کہ نعت گوئی میں احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔ مولانا جامی کی زبانی شہرہ آفاق نعتیہ شہر آشوب بعنوان "عرض حال بجناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات" بالکل الحیات کے آخر میں کہتے ہیں۔

ہاں حالی گستاخ نہ بڑھ حد ادب سے
باتوں سے ٹپکتا ہے تری اب صاف گلہ سے
ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطب
یاں جنبش لب خارج از آہنگ خطا ہے

یہاں میں آپ کو مولانا احمد رضا خاں کی رائے بھی سنانا چاہوں گا، وہ کہتے ہیں: "حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل کام ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے ..."

نعتیہ شاعری کو باقاعدہ ادبیات کا درجہ ملے بائیس سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا

ادب میں ایمانیت کی لہر قیام پاکستان کے ثمرات میں سے ہے

سوال:- اقبال اور ظفر علی خاں کی نعت گوئی کے خصائص اور مباحث کون سے پہلو آپ کے پیش نظر رہے؟

گل نعت

مطلع کائنات پر تائب
نرگس کا جھلک جھلک جائے

حفیظ تائب

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

۲۹ سالہ نوجوان پاکستانی ڈاکٹر کیلئے مسلمان پاکستانی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے رابطہ قائم کیجئے۔
S. IQBAL c/o AL-HILAL

امریکہ میں مقیم اچھے خاندان کی ۳۰ سالہ مسلمان قبول صورت اور تعلیم یافتہ لڑکی کیلئے مناسب عمر، سنجیدہ اور باکردار لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ اپنے خط میں تصویر اور دیگر تفصیلات الہلال کے ذریعے روانہ کیجئے۔
M.A.

پاکستان کی راجپوت سنی العقیدہ امریکی شہری اور امریکن میڈیکل کالج سے تعلیم یافتہ ڈاکٹر کیلئے نیک، معقول اور تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کیلئے رابطہ قائم کیجئے۔
M.B. c/o AL-HILAL

مانٹریال میں مقیم شریف خاندان کے ۲۲ سالہ لڑکے کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کیلئے خط یا فون کے ذریعہ رابطہ قائم کیجئے۔
A. ALI
3910-LINTON # 12
MONTRIAL, P.Q.
H3S 1T4
(514) 342-3674

کمپیوٹر فرم میں اچھے عہدے پر فائز ۲۹ سالہ مسلم خوبرو اور کینیڈین شہریت یافتہ نوجوان کے لئے قبول صورت و خوب سیرت لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ امریکن امیگرنٹ لڑکی کو ترجیح دی جائے گی۔ لڑکے کا خاندان کینیڈا میں مقیم ہے۔ تفصیلات کیلئے رابطہ کیجئے۔
M.I. Ali c/o AL-HILAL

پاکستانی فلمیں برائے نمائش

شمالی امریکہ میں نمائش کیلئے اعلیٰ معیاری اردو اور پنجابی فلمیں ہمارے پاس سے دستیاب ہیں۔

الورنیو فلمز
(416) 782-4886

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے، جبکی پیشگی ادائی ضروری ہے۔

ایران کے خلاف جنگ
عراق کو مصر سے امداد ملتی رہی تھی

قاہرہ ——— (رائٹر) مصری حکومت عراق کو ایران کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے فوجی امداد دیتی رہی ہے لیکن اس سے پہلے اس کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ مصر کے وزیر دفاع جنرل ابوغزالہ نے بتایا کہ عراق ایک سب سے بڑا ملک ہے جس کی پوزیشن نہایت نازک تھی۔ ایران کے خلاف جنگ میں عراق کو مصر کی امداد حاصل رہی ہے اور ایک سال قبل جنگ کے دوران مصر نے عراق کو اسلحہ فروخت کیا تھا۔ مصر کے امریکہ کے ساتھ خصوصی تعلقات ہیں جبکہ امریکہ اور ایران کے تعلقات خراب ہیں۔

ملک پر ایک جو نا سرکاری طبقہ مسلط ہے، فخر زمان

سکھر ——— (نامہ نگار) پنجابی ادبی بورڈ کے چیئرمین فخر زمان نے ... [illegible]

پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر

پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر ٹورانٹو کی رائل یارک ہوٹل واقع ۱۰۰ فرنٹ اسٹریٹ ویسٹ پر جمعہ ۲۸ مئی سے اتوار ۳۰ مئی تک تین دن کے لیے کھلا رہے گا۔ اوقات کار صبح نو بجے سے شام ۵ بجے تک ہوں گے۔ درمیان میں ایک تا دو بجے دن کھانے کا وقفہ ہوگا۔ ہوٹل کا فون نمبر حسب ذیل ہے:
(416) 368-2511

برطانوی ٹی وی قائداعظم پر فلم بنا رہا ہے

لاہور ——— (پی پی آئی) برطانوی ٹیلی ویژن قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی پر ایک فلم بنا رہا ہے جس میں قیام پاکستان کے سلسلے میں خصوصی توجہ دی جائے گی ... [illegible]

شوریٰ کی خاتون ارکان کو صدر کی جانب سے چادر اور کوٹ کا تحفہ

اسلام آباد ——— (پی پی آئی) صدر جنرل محمد ضیاءالحق نے مجلس شوریٰ کی تمام خاتون ارکان کو چادر اور کوٹ کا تحفہ دیا ہے ... [illegible]

عرب بینک مصر کو قرضے دینے لگے

بحرین ——— (رائٹر) عرب بینکوں نے مصر کو پھر سے قرضے دینے شروع کر دیئے ہیں ... [illegible]

صحرائے سینا مصر کو نہیں امریکہ کو ملا ہے

عمان ——— (رائٹر) اردن نے صحرائے سینا کی مصر کو واپسی کے بارے میں کہا ہے کہ ... [illegible]

بین الاقوامی ہاکی ٹورنامنٹ

ہاکی سے دلچسپی رکھنے والے افراد کیلئے یہ خبر یقیناً دلچسپ ہوگی کہ ٹورانٹو کے بین الاقوامی ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان کرسینٹ کی ٹیم بھی حصہ لے رہی ہے۔ اس ٹیم میں پاکستان کے صف اول کے قومی کھلاڑی شامل رہے ہیں۔ اس ٹیم کا مقابلہ ہندوستان سے، آل سوویت قومی اولمپک کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیموں سے ہوگا۔ ان کے علاوہ روس، چین اور دیگر ممالک سے ممتاز کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیمیں بھی ٹورنامنٹ میں کھیل رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کا آغاز ۲۶ جون سے ہوگا۔

صدر ضیاء سے سکھ یاتریوں کے وفد کی ملاقات
یاتریوں کی تعداد پر عائد ہر طرح سے کوئی پابندی نہیں

راولپنڈی ——— (اے پی پی) ... [illegible]

فیلڈ ہاکی

پاکستان یوتھ کلچرل فورم کے زیر اہتمام ایک فیلڈ ہاکی کی ٹیم تشکیل دی جا رہی ہے جو اس سال ٹورانٹو ہاکی لیگ میں حصہ لے گی۔ ہاکی کے لیگ میچز مئی کے دوسرے ہفتے میں شروع ہوں گے۔ ہاکی کھیلنے کے خواہش مند حضرات فوری طور پر مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں:

خالد خان 769-9955 – مسعود ملک 493-991

دنیا کے مجرموں کو اسلام آباد میں سرعام کوڑے لگانے کا حکم

راولپنڈی ——— وفاقی شرعی عدالت نے ... [illegible]

شیخ رشید کی حالت نازک ہوگئی

لاہور ——— (پی پی آئی) تحریک تعمیر پاکستان کے صدر ... سابق وزیر اور پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر وائس چیئرمین شیخ محمد رشید کی تشویشناک حالت پر تشویش ظاہر کی ہے ... [illegible]

سلسلۂ ہدایت

مسی ساگا، انٹاریو کے گیارہ سالہ ادیب خواجہ جعفر نے پچھلے دنوں کلام پاک ختم کیا ہے۔

✱

نوٹ: جن قارئین کے بچوں نے کلام پاک ختم کیا ہے وہ ان کی تصویر مع نام، عمر اور جگہ کی صراحت کے ساتھ "الہلال" میں اشاعت کے لیے بھیج سکتے ہیں۔ اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و جذبہ پیدا کرنا ہے۔ (ادارہ)

نوجوانوں کا عزم جواں – پاکستان انٹاریو یوتھ کلچرل فورم

کینیڈا میں آباد ہزاروں پاکستانیوں کے سماجی و ثقافتی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کیلئے کئی تنظیمیں وجود میں آئیں اور ان میں سے کئی اپنے وجود کا ثبوت دینے کیلئے کسی نہ کسی سطح پر سرگرم بھی رہتی ہیں لیکن پاکستانی نوجوانوں اور خصوصاً طالب علموں کو گلہ ہے کہ آج تک ان کے مسائل کی جانب کسی تنظیم نے کوئی توجہ نہیں دی۔ بلکہ الٹا نوجوان صلاحیتوں کو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس صورت حال نے نوجوانوں کو مختلف سطح پر محرومیوں کے جس احساس سے دوچار کیا ہوا ہے اس کا مقابلہ کرنے کیلئے چند باہمت پاکستانی نوجوانوں نے پاکستان انٹاریو یوتھ کلچرل فورم کے نام سے ایک تنظیم کو تشکیل دیا ہے۔

"تنظیم کے بنیادی مقاصد میں نوجوانوں کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں سے مذہبی، ثقافتی، سماجی اور ادبی پروگراموں کے ذریعہ نوجوان صلاحیتوں کو اجاگر کیا جا سکے۔ ایک ایسے مرکز کا قیام کہ جہاں نوجوان مل کر اپنے اجتماعی اور انفرادی معاملات اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

مختلف قسم کے کھیلوں اور تفریحات کے ذریعہ ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو نکھارا جائے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی طور پر ایک ہاکی ٹیم تشکیل دی گئی ہے اور اس کے لیے پاکستانی لڑکوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ ٹیم میں شمولیت کے لیے فوری طور پر تنظیم سے رابطہ قائم کریں تاکہ ٹورانٹو ہاکی لیگ کے میچوں میں کھیلنے کیلئے پریکٹس کی جا سکے۔

پاکستانی بچوں کی مذہبی تعلیم کا پروگرام بھی زیر ترتیب ہے اور اس کیلئے پاکستانی والدین سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بچوں کو مذہبی تعلیم دلوانے کیلئے تنظیم سے رابطہ قائم کریں۔ تنظیم میں لڑکیوں کے لیے بھی شعبہ قائم کیا گیا ہے جس کی انچارج مس امبلہ زبیر نے پاکستانی والدین سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو خالصتاً پاکستانی ماحول میں تعمیری سرگرمیوں کے ذریعہ دینی و ملی جذبہ بیدار رکھنے کیلئے ان سے رابطہ قائم کریں اور والدین کیلئے ممکن ہو تو وہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے اس تنظیم کی مناسب رہنمائی بھی کریں۔

تنظیم کے صدر جناب امتیاز علی ایک کیمونٹی سنٹر کے لیے بھی کوشاں ہیں اور انھوں نے پاکستانی نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تنظیم میں شامل ہو کر اجتماعی طور پر ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کریں۔ دیگر تفصیلات کیلئے جناب امتیاز علی، سعادت خان اور مس امبلہ زبیر سے ان نمبروں پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے:
769-9955, 493-9917

Appeal for
DONATIONS FOR A NEW MOSQUE
IN TORONTO

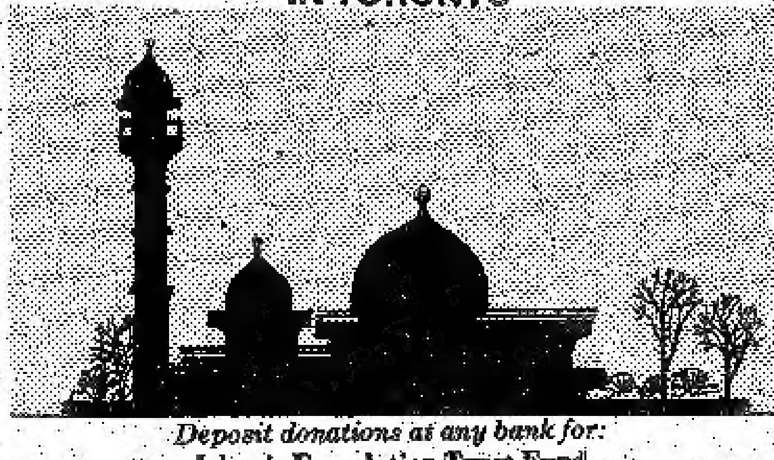

Deposit donations at any bank for:
Islamic Foundation Trust Fund
Account No-48-02918
Bank of Commerce
(Victoria Park/Ellesmere)
or mail directly to:
Islamic Foundation Trust Fund
182 Rhodes Ave.
Toronto, Ont. M4L 3A1
All donations are tax-deductable.

بھارت پاکستان کی سرحد کے قریب ایک اور ایٹمی دھماکہ کرنے والا ہے

دھماکہ کیلئے راجستھان کے علاقے پوکھران میں کھدائی شروع ہو گئی۔ علاقے کی مخصوص فوجی یونٹ روانہ کر دیئے گئے

علاقے سے شہریوں کو ہٹانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں

دھماکہ کی تیاری کی اطلاع مصنوعی سیارہ کے ذریعے حاصل کی گئی

خواتین کے ہاکی کھیلنے پر پابندی نہیں

بیرون ملک کھیلنے کی اجازت نہیں ہو گی

کھلاڑیوں کے لئے گھر سے نکلنے پر پابندی نہیں ہونا چاہئے

لاہور — (اے پی پی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ خواتین کے ہاکی کھیلنے پر کوئی پابندی نہیں ہے البتہ پاکستانی خواتین کو بیرون ملک ہاکی کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ... صدر نے کہا کہ حکومت خواتین کی ہاکی کے لئے مکمل تعاون کرے گی ... صدر نے کہا کہ خواتین کی ہاکی ٹیمیں ... صدر نے کہا کہ خواتین کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے کہ وہ دوسرے کھیل بھی کھیلیں ... صدر نے کہا کہ خواتین پر صحت مند کھیلوں کے لئے گھر سے نکلنے پر پابندی نہیں ہونی چاہئے۔

ایرانی حکومت کا تختہ الٹنے میں سعودی عرب کو ملوث کر لیا گیا

شہزادہ عبداللہ نے حمایت و تعاون کا یقین دلایا تھا، شریعت مداری کے داماد کا بیان

لندن — (رائٹر) ایران کی انقلابی حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام سازش کے الزام میں گرفتار ... سازش میں سعودی عرب کی حکومت کو ملوث کیا ہے۔ ایران کے ... شریعت مداری کے داماد احمد عباسی بھی گرفتار شدگان میں شامل ہیں ... سعودی حکومت ... ایران میں حکومت کا تختہ الٹنے کی حمایت کی جائے گی۔ ...

عراق سے ہماری جنگ تقریباً ختم ہو گئی ہے، جمالی

بیشتر ایرانی علاقہ آزاد کرا لیا گیا ہے

تہران — (یونائیٹڈ پریس) ایران کی بری افواج کے نائب سربراہ ... جمالی نے کہا ہے کہ عراق سے ہماری جنگ تقریباً ختم ہو چکی ہے ... ایرانی افواج نے عراق کے مقبوضہ تمام علاقہ آزاد کرا لیا ہے ...

سکھ رہنما ڈھلوں بھارت میں داخل نہیں ہو سکے

بھارتی ایئر پورٹ پر بے عزت کر دیا گیا

نئی دہلی — (اے ایف پی) سکھوں کی علیحدگی کی تحریک کے رہنما گنگا سنگھ ڈھلوں کو آج بھارت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ وہ لندن سے ایک کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے یہاں پہنچے تھے ...

سعودی عرب بھارت کو ۴۰ ہزار بیرل یومیہ تیل فراہم کرے گا

اگلے مہینے دونوں ملکوں کے درمیان دو سالہ سمجھوتے پر دستخط ہو جائیں گے

نئی دہلی — (رائٹر) بھارت کی پیٹرولیم وزارت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ سعودی عرب بھارت کو اگلے دو سال کے دوران بیس لاکھ ٹن خام تیل فراہم کرنے کی پیش کش کی ہے ...

آیت اللہ شریعت مداری کے خلاف مہم تیز ہو گئی

ایران کے کئی شہروں میں مظاہرے

منصب شریعت سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ

تہران — (یونائیٹڈ پریس) ایران کے ایک مذہبی رہنما آیت اللہ العظمیٰ شریعت مداری کے خلاف مہم تیز ہو گئی ہے۔ ... ان کا اعتراف ٹیلی ویژن سے ٹیلی کاسٹ کیا گیا ... آیت اللہ شریعت مداری کو اس میں ملوث کیا تھا۔

ontario place
955 Lakeshore Blvd. West, Toronto, Ontario, Canada M6K 3B9 (416) 965-7711
A Crown Corporation of the Government of Ontario, Ministry of Tourism and Recreation, Hon. Reuben Baetz, Minister.

تاریخی اہمیت کا ریلوے انجن جو ایم وی مکران کے ذریعہ برطانیہ روانہ کر دیا گیا

ای وی مکران تاریخی اہمیت کے ریلوے انجن کو لے کر برطانیہ روانہ ہو گیا

کراچی — (اسٹاف رپورٹر) پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کا جہاز ایم وی مکران آج ایک تاریخی اہمیت کے ریلوے انجن کو لے کر برطانیہ روانہ ہو گیا۔ ... سال پہلے اس ریلوے انجن کو حکومت پاکستان نے مانچسٹر میں قائم ہونے والے نئے عجائب گھر کو تحفے میں دیا ہے ... یہ تاریخی انجن ... ۱۹۱۱ء میں ... تمام لائنوں پر چل چکا ہے۔

جیتی جاگتی زندگی : ش فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

سالگرہ کا تحفہ

میں اپنے ایک کزن کو بھائیوں کی طرح چاہتی ہوں۔ مشکل یہ ہے کہ اب ان لوگوں نے میرا رشتہ مانگ لیا ہے۔ سب گھر والے اس بات پر بہت خوش ہیں۔ خاندان والے کہتے ہیں کہ تم خوش قسمت ہو تمہارے لئے خاندان کے سب سے اچھے اور خوبصورت لڑکے کا رشتہ آیا ہے۔

ادھر میرے یہ کزن بھی بہت خوش ہیں لیکن میں یہ سوچ سوچ کر پریشان ہوں کہ جس شخص کو میں ہمیشہ اپنا بھائی سمجھتی رہی وہ میرے بارے میں کیا سوچتا تھا۔ کیا وہ بچپن سے مجھے چھوٹی بہن سمجھتا اور کہتا تھا۔

میرے ابو نے میری سالگرہ پر کہا کہ میں "ش" کو تمہاری سالگرہ کے تحفے کے طور پر دیتا ہوں۔ میں کیا کروں۔ میں "ش" کو صرف بھائی سمجھتی ہوں۔ اسے کسی اور روپ میں قبول کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ لیکن انکار کر دیتی ہوں تو ابو کو بہت دکھ ہوگا۔ وہ لوگ عنقریب منگنی کی باقاعدہ رسم ادا کرنا چاہتے ہیں۔

خالدہ خان - لندن

اس احتجاج کے پس پشت ایک انجانا خوف معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ "یہ شخص آج بھائی کے روپ میں اتنی محبت جتاتا ہے۔ ہمارے درمیان اتنی اچھی مفاہمت ہے۔ ہم جتنے ہیں تو اتنی گپ شپ کرتے ہیں۔ کل اگر یہ میرا شوہر بن گیا تو بہت رعب جمائے گا۔ خواہ مخواہ کی پابندیاں لگائے گا۔ نہیں۔ مجھے یہ منظور نہیں کہ یہ بدل جائے میں اسے کھونا نہیں چاہتی۔"

ارے آپ ہنس رہی ہیں۔ یقین کریں آپ کی پریشانی کی اصل وجہ یہی ہے۔ وہ جو شخص اتنا اچھا لگتا ہو اسے اپنانے کو کیوں جی نہ چاہے گا اور اپنانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ دونوں کی شادی ہو جائے۔ "ش" دونوں گھرانوں کی خوشنودی اور اس رشتے کے بندھن پر خوش ہونے میں حق بجانب ہے۔ وہ تو شروع سے ہی چاہتا ہوگا۔ سے کیا معلوم کہ یہ پگلی لڑکی کچھ سمجھتی ہی نہیں۔ "بھائی۔ بھائی" کی رٹ لگائے جاتی ہے۔

سب سے پہلے تو ایسے جاگتی ہے جیسے چوپائی نے۔ اب یہ لڑکی میرے ذہن میں کانٹے کی طرح چبھنے لگی ہے۔ سوچتا ہوں کہ کہیں چلا جاؤں تاکہ اسے نظر نہ آؤں۔ اب اس لڑکی کو کون سمجھائے۔

محمد شفیع مانچسٹر

لگتی ہے کہ آپ کو بھی چھیڑ خانی کا مزہ آنے لگا ہے۔ جب کہ وہ آپ کی سرد مہری کو تسلیم کر کے آپ سے گریز کر رہی ہے۔ بھلا اب پریشانی کس بات کی ہے۔ آپ کی انا پسندی کو تسکین نہیں مل رہی نا۔ آپ کا جی چاہتا ہے کہ وہ بدستور آپ کی طرف مائل رہتی۔ آپ کی محبت میں ٹھنڈی آہیں بھرتی رہتی۔ آپ اس سے دامن بچاتے رہتے۔ آپ کا کہنا ہے کہ آپ کسی سلسلے کی بنا پر اس سے گریز کرتے تھے۔ اس صورت میں تو آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ آپ کی جان چھوٹی۔ البتہ دوستوں میں بیٹھ کر شیخی نہیں مار سکتے کہ وہ آپ پر مرتی ہے اور آپ اسے لفٹ ہی نہیں دیتے۔ ویسے آپ اسے کیا سمجھانا چاہتے ہیں۔ کہ اسے پھر پھر ظلم کرو۔

بات بڑھ جائے گی

میری عمر تقریباً ۱۸ سال ہے۔ ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہمارے پڑوس میں ایک لڑکی "ن" رہتی ہے ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ہمارے گھرانوں کے تعلقات کافی خوشگوار ہیں۔

میں جب کالج سے گھر لوٹتا ہوں تو وہ عموماً آتا ہی اکثر اسے اشارے کرتا ہوں وہ بھی اشارے ہی میں جواب دیتی ہے۔ جانتی ہیں یہ بات کیسے آگے بڑھائی جا سکتی ہے؟

سید شوکت علی

بڑا آسان طریقہ ہے بلکہ یہ خوش آئند واقعہ ایک نہ ایک روز ظہور پذیر ہوگا۔ آپ جن حالات میں اور عمر کے جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں اشاروں کا رول کو زیادہ دن تک جاری رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ آپ کی جلد کامیابی کے امکانات روشن ہیں۔ بس اس روز کا انتظار کریں جب آپ کی اشارہ بازی پر کسی کی نظر پڑ جائے۔ پھر آپ کو بات بڑھانے کا تردد نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ معاملہ خود ہی رائی سے پہاڑ بن جائے گا۔ لڑکی کے والدین آپ پر لعن طعن کریں گے وہ اپنی جگہ لڑکی پر سختی کی جائے گی۔ دونوں گھرانوں کے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ پھر آپ کے گھر والے کی عورتیں جہاں کہیں جائیں گی لڑکی پر الزام دھریں گی۔ اسے بڑھ چڑھ کر سب خامیوں سے پکاریں گی۔ ادھر لڑکی کی ماں جہاں بیٹھے گی آپ کا نام لے لے کر صلواتیں سنائے گی۔ آپ کے دوست ملیں گے آپ کو طعنے۔

چھیڑنا چھوڑ دیا

میرے پڑوس میں ایک لڑکی رہتی ہے۔ پہلے پہل اس نے مجھ سے چھیڑ خانی کی۔ لیکن میں نے کبھی منہ نہیں لگایا۔ نہ کبھی اس کی باتوں کا جواب دیا۔ یہ نہیں کہ مجھے اس سے نفرت تھی۔ کوئی اور مسئلہ تھا۔ ہوا یہ کہ جب میں نے اس سے سرد مہری برتی تو وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گئی۔ اب پریشانی یہ ہے کہ وہ مجھے جہاں کہیں دیکھتی

دیں گے پھر آپ بغلیں جھانکیں گے۔ اور لڑکی اپنے گھر سے کئی دن اندر سے بند کر کے رکھنے میں مزہ حاصل کر سکے گی۔ سچی بات کیسے بڑھتی۔

حالات کی گرفت میں

ہم پانچ بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ ایک بھائی دو بہنیں مجھ سے بڑی ہیں۔ دونوں بڑی بہنوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ مجھ سے چھوٹی بہن کی منگنی تقریباً تین سال قبل ایک شخص "غ" سے ہوئی۔ منگنی کے ایک سال بعد لڑکے کی والدہ تشریف لے گئیں۔ انہی دنوں میری دوسری بہن کی شادی ہونے والی تھی۔ میرے ابو نے بھاری جہیز وغیرہ تیار کیا تھا لیکن شادی سے چند ہفتے قبل "غ" پریشان حالات میں آگئے۔ گھر میں چند ناگزیر حالات کی وجہ سے فوری طور پر شادی نہیں کر سکا۔ یہاں یہ بتا دوں کہ "غ" سیاست میں سرگرم تھے انہیں ڈر تھا کہیں گرفتار نہ ہو جائیں۔ میرے والدین نے صورت حال کو سمجھتے ہوئے شادی ملتوی کر دی۔ اس کے بعد حالات نے بہت کروٹیں بدلیں

کچھ ہی عرصے میں میری والدہ اور "غ" کی والدہ کا انتقال ہو گیا پھر ابو پر بہت سے مصائب ٹوٹے اس دوران میں ہم نے "غ" سے گزارش کی کہ اب اپنی امانت لے جائیں لیکن وہ نہ انکار کرتے ہیں نہ اقرار۔ نتیجتاً معاملہ طویل ہوتا چلا گیا ہے۔

جب ہم نے ان سے کہا کہ کوئی مجبوری یا زبردستی نہیں ہے آپ اس رشتے سے انکار کر دیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ میری والدہ کی پسند ہے اسے میں نہیں چھوڑ سکتا۔ ہر کام وقت پر ہوتا ہے میں فی الحال حالات کے ہاتھوں مجبور ہوں۔

پھر "غ" جرمنی چلے گئے اس دوران میں ہمارے والد صاحب بھی فوت ہو گئے "غ" کو جرمنی گئے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں جلد آؤں گا لیکن کسی طرح نہیں آ سکتے ہماری بہن کے لئے کئی رشتے آ رہے ہیں ہم اس لئے انکار کر دیتے ہیں کہ اس کی منگنی ہو چکی ہے۔

(ش - ح -)

یہ درست ہے کہ ناموافق حالات کا ایک سلسلہ چلتا چلا گیا۔ عام حالات کا بگڑنا آپ کے والدین اور "غ" کی والدہ کا انتقال پھر "غ" کا بیرون ملک چلے جانا پے در پے ایسے حالات پیدا ہوئے جس سے شادی کا معاملہ ملتوی ہو گیا۔ اب اگر "غ" نے جرمنی میں سیاسی پناہ لے لی ہے تو ان کا ملک میں واپس آنا جلد ممکن نہیں۔ مشکل یہ ہے کہ اس صورت حال میں "غ" کو رد کر دینا بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا ممکن ہے وہ اپنے بیان میں سچے اور مخلص ہوں اور واقعی اب تک محض ناموافق حالات کے سبب سے شادی نہ کر سکے ہوں۔ آپ کی بہن نے بہت انتظار کر لیا ہے پھر جو لوگ ملک سے باہر چلے جاتے ہیں اُن کی ذلت

کے ساتھ اور بہت سے خدشات وابستہ ہو جاتے ہیں۔ بے شمار ایسی مثالیں ہیں کہ لڑکا شادی کرنے کے بیرون ملک چلا گیا لیکن وہیں کے آزاد ماحول میں کسی اور لڑکی کی طرف مائل ہو گیا۔ پھر بیوی یا منگیتر کی طرف پلٹ کر نہ دیکھا۔

آپ بتائیں کہ "غ" کا آخری خط کب آیا تھا اور اس میں کیا لکھا تھا۔ انہیں آپ کے والد کی وفات کی خبر بھی مل چکی ہوگی۔ انہیں آپ حتمی طور پر لکھ دیں کہ آپ کا مزید غیر معینہ مدت تک انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ان کے جواب کا انتظار کریں دیکھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اگر ہو سکے تو ان کا اصل خط بھی ارسال کر دیں پھر سوچیں گے کہ کونسا قدم اٹھایا جائے آیا "غ" کی آس میں بیٹھے رہنا بہتر ہے یا آنے والے رشتوں میں سے کسی ایک کا انتخاب مناسب ہوگا۔

کانٹوں کی دلکشی پہ ذرا سا تو غور کر
ہر چیز گلستاں کی بڑی پائیدار ہے

ہے عشرت حیات نہیں اب سوائے درد
مانوس ہو چکے ہیں غم زندگی سے ہم

اس مرحلے کو موت بھی کہتے ہیں دوستو
اک پل میں ٹوٹ جائے جہاں عمر بھر کا ساتھ

لرزتی تیری لو میرے ڈگمگانے سے
چراغ گوشۂ کوئے حبیب کیا کہنا

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

گدا اشرف ——— یا رب شاعر

مجھ سا مشتاق جمال ایک نہ پاؤ گے کہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

بے چل نسیم دو شب مجھ کو دیار دوست
اب زندگی کی شام ہے محتاج شام ہے

بے بحرتی ہے بلبل چوٹ میں گل
تشبیہ ناز کی تربیت کہاں ہے

بقیہ: "ہنزہ گل" صفحہ ۱۱ سے آگے

دیکھنے کو اس کا یہ حسب نے پردیس میں ایک دن سکون کا نہ دیکھا۔ وہ لڑکی جو کبھی اپنے گاؤں کی حدود سے باہر نہ نکلی تھی، نیویارک جیسے بے رحم شہر میں تن تنہا زمانے کے سرد و گرم سہتی رہی۔ اس تمام کیس کے دوران ایک مرتبہ بھی اس کی آنکھ میں آنسو نہ دیکھا گیا جبکہ سننے والوں کے دل پگھل پگھل گئے۔ اس کا یہ حوصلہ اس کے عزائم کی منہ بولتی تصویر ہے۔ گو یہ مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں۔ کیس کی کارروائی جب ختم ہوئی وہ پہلا موقع تھا جب اس کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ جب ہنزہ کے وکیل نے جج کے سامنے یہ بات رکھی کہ ماں ہونے کے حقوق کا بار بار ورداشت کے تذکرہ آیا تو ہنزہ کی ماں ڈھیر ہو گئی اس کی ناکامی کو دیکھنے کا حق نہیں رکھتی ہے حالانکہ ذکر پر بجائے ہنزہ کا دل کچھ لرز اٹھا ہو کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

یہ داستان اتنی پیچیدہ اور تکلیف دہ ہے کہ قلم اس کا احاطہ ہی نہیں کر سکتا تاہم ہم نے کوشش کی ہے زیادہ تکلیف دہ پہلو مختصر کر دیں۔ دکھ بھری داستان اپریل ۱۹۸۸ء میں پہلی بار پاکستانی قونصل خانہ نیویارک کے علم میں لائی گئی جب مسلون پاکستان گیا تو ہنزہ کے کاغذات اور پاسپورٹ اپنے ہمراہ لے گیا اور جاتے ہوئے قونصل کو بتا گیا کہ میری بیوی سے شادی ہوئی ہے میری غیر موجودگی میں نیا پاسپورٹ نہ دیا جائے۔ اس تنازعہ میں عزیز الرحمٰن سلون کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بار بار قونصل خانے گئے اور انہوں نے وہاں اپنے حالات کا رونا رویا اور امداد چاہی اس امید پر کہ حکومت پاکستان کے یہ ادارے پاکستانی باشندوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے یہاں بیٹھے ہیں اور وہ مظلوم کی داد رسی کر سکتے ہیں مگر یہاں بھی ہنزہ کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ امریکن مسلون سے وفاداری کا پورا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف پاسپورٹ نہ دیا گیا بلکہ یہ کہہ کر دھتکار دیا گیا کہ آپ کسی اور دروازے پر جائیں۔

یہ رویہ ہماری بیوروکریسی کے مزاج سے عین مطابقت رکھتا ہے جہاں اپنے ہم وطن سے حقارت سے دیکھے جاتے ہیں اور گورے آقاؤں کے سامنے سر تسلیم خم کیا جاتا ہے۔ ایک ہاتھ پر ہزاروں ڈالر اٹھائے جا سکتے ہیں لیکن جب پاکستانی باشندوں کے مسائل حل کرنے

کی باری آتی ہے تو بجٹ میں اس کی گنجائش نہیں نکلتی۔ اس پر مستزاد یہ کہ نہ صرف ہمدردی اور مدد سے ہاتھ اٹھا لیا بلکہ یہ بھی کہ جب کسی صاحب نے فون کر کے اس مقدمے کے بارے میں قونصل خانے کے ذمہ دار افراد سے پوچھا تو یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ کیس تو قونصل خانہ ہی لڑ رہا ہے اور اس کے بھرپور تعاون سے کامیابی کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت حال اس کے بالکل برعکس تھی۔ قونصل خانے کا شرمناک کردار اس داستان کا سب سے گھناؤنا پہلو ہے جس پر جتنا بھی اظہار افسوس کیا جائے کم ہے۔

گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

تاہم یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ اس مقدمے کے سلسلے میں ۱۸ افراد نے بھرپور تعاون کیا اور ہر ممکن مدد کی۔ بلکہ چترال کے بارے میں بنیادی مواد بھی قونصل خانے کے بجائے پی آئی اے ہی نے فراہم کیا۔ اللہ ان افراد کی خدا ترسی اور احساس ذمہ داری پر انہیں بے پناہ اجر سے نوازے۔ آمین۔

یہ بات مزید فکر کا باعث ہے کہ ہنزہ اور صاحب دلان کا پاسپورٹ مسلون کے قبضے میں ہے اور یہ حضرات اس عزم کا اظہار اپنے امریکی حلقوں میں کر چکے ہیں کہ وہ انہی پاسپورٹوں کو مزید لڑکیاں لانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں تصویر بدل کر ایسی جعلسازی کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حکام سے گزارش ہے کہ اس وقت ان پاسپورٹوں کو منسوخ کریں اور ہنزہ گل بھی اس کے بچے جو موجود امریکہ کے کسی اور کرنے میں پڑی ہے۔ ہمیں چترال سے باوثوق ذرائع سے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ اپریل ۱۹۸۹ء کے دورے میں موصوف گلگت کے مضافاتی گاؤں سے ایک تنہا آئے تھے۔ ایک اور شادی کی بات چیت کے سلسلے میں۔ یعنی اللہ کی ذات ہی کو علم ہوگا کہ اگر کوئی اور معصوم بچی اس جیوانی کے قبضے میں ہے تو وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے؟

یہ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں تفتیش کروائے اور مسلمان بچیوں کی عزت کی حفاظت کا مناسب بندوبست کرے۔ تاکہ کسی درندے کے لئے وہاں کے سادہ لوح لوگوں کو بے وقوف بنانا ممکن نہ ہو۔ اگرچہ یہ واقعہ کسی امریکی رنگ کے ساتھ پاکستان میں پیش آیا ہے تاہم ضرورت حال یقیناً

مختلف سطح پر اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جاتی اور ہماری پوری انتظامیہ میں ایک زلزلہ برپا ہو جاتا۔ تاحال ہماری حکومت کے متعلقہ اداروں کا رویہ مصلحت پسندی اور چشم پوشی کا ہے۔ کسی امریکی کے ملوث ہونے پر لب نہ آتے۔ امریکہ پریس نے جس طرح پاکستانی روایات کی بے حرمتی کی ہے اس تمام مقدمے کی رپورٹنگ میں وہ ہماری سفارتی نااہلی کا بین ثبوت ہے۔ پریس میں بار بار یہ کہا گیا کہ پاکستان میں لڑکیاں بیچنے کا رواج عام ہے جس پر پاکستانی شہریوں نے سخت ناگواری کا اظہار کیا لیکن ہمارے سفارتی اہل کار اخبار میں ایک تردید اور احتجاجی خط بھی چھپوانے میں ناکام رہے۔

"ہنزہ گل فنڈ"

ہنزہ گل ابھی تک عدالت میں زیر سماعت ہے اور اس سلسلے میں چند دردمند مسلمان و پاکستانی بہن بھائی اپنے طور پر اپنی اس مظلوم و غریب الدیار بہن کی مدد کیلئے تمام ممکن وسائل کو استعمال میں لا رہے ہیں لیکن عدالتی و انتظامی اخراجات بہت زیادہ ہونے کے باعث صرف چند افراد کیلئے اس بوجھ کو برداشت کرنا مشکل ہو رہا ہے اسلئے امریکہ اور کینیڈا میں مقیم مسلمان بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں قائم کئے گئے "ہنزہ گل فنڈ" میں بھرپور حصہ لیں اور درج ذیل پتہ پر اپنی امدادی رقم بھیج کر اپنے دینی و ملی فرض کو ادا کریں۔

Dar-ul Islah (Hunza Gul Fund)
P.O. Box 2160
Teaneck NJ 07666
USA.

حلال گوشت • چوزے
مرغیاں • گروسری

تازہ ترین سبزیاں، اور پاکستان و انڈیا کے مصالحہ جات

ZABEEHA MEAT GROCERY STORE
1536 WARDEN AVENUE SCARBOROUGH, ONT.
TELEPHONE:445-1272

ایک امریکی نوجوان کی بربریت کا شکار اور نیویارک میں مقدمہ کی پیشیاں بھگتنے والی

معصوم پاکستانی لڑکی ہنزہ گل کی المناک داستان

●●●

گزشتہ ماہ ایک ظلم سا تحریر منظر عام پر آیا جس نے غیرت مند مسلمانوں کے دل ہلا کر رکھ دیئے، یہ آزمائش محض ایک فرد کی ہی آزمائش نہیں بلکہ ہم سب کی غیرت ایمانی کی آزمائش بن کر سامنے آئی۔

ہنزہ اور اس کے بھائی کو ایک سیاہ فام مسلمان خاتون نے پناہ دی

> سلون نے چترال سے
> بھولی بھالی لڑکیوں کو
> امریکہ لے جانے کے لئے
> مسلمان کا بہروپ بھرا تھا

> سلون ہارورڈ سلون
> شیطان فلات کا مالک
> ہے اور وکلاء اور ججوں کو
> اپنی کئے آفریں سے
> چکر میں ڈال دیتا ہے۔

حکومت تحقیقات کرائے اور نیویارک میں اپنے سفارت کاروں کی نا اہلی کا جائزہ لے

بقیہ صفحہ ۱۰ پر

(416) 475-0149 G.A. (Rab) RABBANI

CTM CANADA LIMITED

WILL INSTALL AND SERVICE ALL TYPES OF PERIPHERALS!

- disc drives
- tape drives
- card punches
- card readers
- CPU's
- micros
- Printers
- terminals

Well qualified technical support is available.
We offer a wide range of service options.
For prompt and proper service call (416) 475-0149.

CTM CANADA LIMITED

920 Denison Street, Unit 5 · Markham, Ontario L3R 3K5

fortnightly
al-Hilal
Vol.11 No.4
May 10, 1982
Phone: 424-1989, 493-4374.
50 ¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

صوبوں کو زیادہ خود مختاری نہیں دی جا سکتی: صدر ضیاء الحق

فائرنگ سے گنبدِ صخرا کو شدید نقصان پہنچا

ازالہ بہت مشکل ہے مرمت میں عرصہ لگے گا

شک ہے تو استخارہ کرو

دریائے سندھ کے زیریں علاقوں میں تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں

کراچی کی بندرگاہ سے بھاری مقدار میں غیر ملکی اسلحہ برآمد

کلیرنگ ایجنٹ گرفتار، اصل ملزمان کی تلاش جاری ہے

سعودی رہنماؤں سے پاکستان کے ایٹم بم بنانے پر کھل کر تبادلۂ خیال ہوا، اندرا

سعودی رہنما پاکستان اور بھارت میں پرامن فضا کے خواہاں ہیں

اہم شخصیات کے بچوں کو اغوا، بنیادی تنصیبات کو تباہ اور پانی میں زہر ڈال کر عوام کو ہلاک کرنے کی خطرناک سازش ناکام بنا دی گئی

طلبہ اور ان کے رہنماؤں کی گرفتاری پر لاہور میں مظاہرے

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو کینیڈا

- سالانہ زرِ خریداری برائے "الہلال" ستّرہ ڈالر
- سالانہ زرِ خریداری برائے "کریسنٹ" ستّرہ ڈالر
- سالانہ زرِ خریداری برائے "الہلال و کریسنٹ" اٹھائیس ڈالر

کوپن خریداری

Name ....
Address ....

Postal Code .... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام بھیجئے اور ذیل کے پتہ پر بھیجئے

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی) بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگائیے ☐